اشتیاق احمد جیلانی
متعلم کلکتہ یونیورسٹی

کلکتہ میں فارسی درس وتدریس کے مسائل

کلکتہ ہندوستان کا ایک مشہور شہر ہے۔ جو ہمیشہ سے علم وادب کا گہوارہ رہا ہے اس شہر نے جہاں شعروسخن اور علم وہنر کے بیل بوٹے کھلائے ہیں اور مشہور ادیب اور شاعر پیدا کئے ہیں وہیں عظیم سے عظیم تر اساتذہ کرام کو بھی جنم دیا ہے جنہوں نے درس وتدریس کی دنیا میں اہم رول ادا کیا ہے۔ کلکتہ اردو، فارسی اور عربی کا مرکز رہا ہے۔ یہاں ان تینوں زبانوں کی درس وتدریس کے لیے کئی مدارس، کالج اور اسکول قائم ہیں۔ مدرسہ عالیہ، مولانا آزاد کالج، لیڈی برابون کالج، خضرپور کالج اور کلکتہ یونیورسٹی ایسے علمی مراکز ہیں جہاں فارسی زبان وادب کی درس وتدریس کا انتظام ہے لیکن دھیرے دھیرے ایسے مسائل نے اس زبان کی درس وتدریس کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے جس نے اس زبان کی تعلیم کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ فارسی جو کبھی کلکتہ کی جان تھی شان تھی دھیرے دھیرے اپنی شان وشوکت کھوچکی۔ اسی تدریس میں حکومت کی تعلیمی پالیسی نے آخری کیل بھی ٹھوک دی۔ آیئے ان مسائل کا ذکر کی جائے جن سے ہماری فارسی دوچار ہوئی۔

ا۔ آزادی سے قبل کلکتہ کے تمام اردو اسکول میں فارسی پڑھائی جاتی تھی اور وہ بھی کمپلسری

موضوع کے تحت۔ لیکن ہندوستان بالخصوص بنگال کی بدلتی ہوئی تعلیمی پالیسی نے اسکولوں سے فارسی کو ختم کر کے سہ لسانی فارمولے کے بجائے دولسانی فارمولے کے تحت اسکا جنازہ نکال دیا۔ اب فارسی کی حیثیت کمپلسری کے بجائے Optional ہو کر رہ گئی ہے۔ صرف مدرسہ عالیہ اور محمد جان ہائر سکنڈری اسکول میں درجہ ہفتم سے اسکی پڑھائی ہوتی ہے۔

۲۔ حکومت نے کلاسیکل زبان بالخصوص فارسی کی ساتھ سوتیلا پن رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ فارسی کے جو حضرات ریٹائر کرتے جا رہے ہیں انکی جگہ پر تقرری نہیں ہو پا رہی ہے۔ اساتذہ کی کمی کی وجہ سے فارسی کی درس و تدریس کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

۳۔ حکومت تمام ٹیچروں کی ٹریننگ کا انتظام کرتی ہے لیکن اگر نہیں کرتی تو صرف فارسی اساتذہ کی۔ لہٰذا اسکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ فارسی کی تدریس نئے ڈھنگ سے نہیں کر پاتے جسکی وجہ سے فارسی کا نقصان ہی نقصان ہے۔

۴۔ کلکتہ میں چونکہ ایرانی سفارت خانے کا قونسل خانہ موجود نہیں ہے اس لیے ہمارے طلبہ جدید فارسی سے نابلد ہوئے ہیں۔ آجکی بدلتی دنیا میں جدید فارسی کا جاننا ضروری ہے جو کلکتہ کے طلبہ کے لیے خواب ہوتا جا رہا ہے۔

۵۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ کلکتہ کے صرف دو کالجوں میں فارسی کی درس و تدرس کا انتظام ہے۔ مولانا آزاد کالج اور لیڈی برابون کالج۔ آزادی کے اتنے سالوں کے بعد اب جا کر خضر پور کالج میں فارسی کا عارضی شعبہ قائم ہوا ہے۔ لڑکوں میں فارسی کا شوق پیدا ضرور ہو رہا ہے لیکن ان کے داخلے کا سب سے بڑا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹی میں فارسی طلبہ کے داخلے کی پابندی فارسی کی تعلیم و تربیت میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس نے فارسی کے شائقین کی کمر توڑ کر رکھ دیا ہے۔

۶۔ کلکتہ میں فارسی درس وتدریس کا ایک اور بڑا مسئلہ فارسی کتابوں کا نہ ملنا ہے۔ پبلیشر زمالی خسارے کے خوف سے فارسی کتابیں شائع نہیں کرتے۔ بازار میں فارسی کی کوئی کتاب نہیں ملتی فارسی کی ترقی وترویج کے لیے کام کرنے والی انجمنیں بھی اس طرف دھیان نہیں دیتیں۔

۷۔ دوسرا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ آج سے ۳۵ سال قبل جو نصاب تعلیم یہاں رکھا گیا تھا آج بھی اسی نصاب کے تحت پڑھائی ہوتی ہے۔ حالانکہ گذشتہ سال سے فارسی کے علاوہ دوسرے تمام مضامین کے نئے نصاب کے تحت تعلیم دی جارہی ہے۔ اور فارسی کو کلاسیکل Subject کا نام دے کر بے یارومددگار چھوڑ دیا گیا ہے۔

۸۔ بنگال کی فضا ہر زمانے میں فارسی کے لیے سازگار رہی ہے لیکن عصر حاضر میں فارسی کے زوال میں اردوداں حضرات کا سب سے بڑا ہاتھ رہا ہے۔ بقول شاعر:

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اردوداں طبقہ فارسی پڑھنے والوں کو تابناک مستقبل کے سنہری خواب کا لالچ دیکر فارسی سے دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ انکا مستقبلِ خود تاریک ہوتا ہے۔ آپ چاہیں جو بھی زبان پڑھیں۔ خواہ سائنس ہو یا تکنالوجی کامیابی اسی صورت میں ممکن ہوا کرتی ہے جب آپ کو اپنے مضامین میں مہارت حاصل ہو۔